مطبوعات

قرآن — معجزہ جاودان | مصنف: احمد دیدات، مترجم: میجر عنایت اللہ، ناشر: پروفیسر مسز عنایت اللہ پرنسپل گورنمنٹ گرلز کالج، چونیاں ضلع لاہور۔ ملنے کا پتہ: دارالمطالعہ جماعت اسلامی چونیاں ضلع قصور

بہائیوں نے عدد ۱۹ کے گرد ایک پُراسرار مذہب بُن لیا ہے۔ ان کا سال ۱۹ مہینے کا اور ہر مہینہ ۱۹ دن کا ہوتا ہے۔ (یہ انکشاف نزولِ قرآن کے ۱۲سو سال بعد ہوا)۔ (ص ۱۱۷) "۱۹۷۲ء میں ڈاکٹر راشد خلیفہ نے مقطعات یا قرآنی مخفف دستخطوں (؟) کا ایک دلچسپ مطالعہ کیا" (ص ۹۶)۔ پھر عدد ۱۹ اور قرآن کے الفاظ اور سورتوں کی گنتی سے حسابی عجائبات (جنہیں معجزہ کہا گیا ہے) سامنے لا کر حیران کیا گیا ہے۔

قارئین شاید بھولے نہ ہوں کہ راشد خلیفہ کے انکشافات کی خوب اشاعت ہوئی تھی، پھر اس پر یہاں کے علما کے علاوہ سعودی عرب سے تنقیدی بحثیں اُٹھیں اور معاملہ ختم ہو گیا۔ مگر اس دورِ طباعت کا فیض ہے کہ وہی چیز ایک اور طرف سے چھپ کر آ گئی۔

میں کسی لمبی بحث میں پڑے بغیر چند اُمور پر بات کرتا ہوں۔

۱۔ کیا اعداد ابجد کسی نبی پر آمدہ وحی سے متعین ہوئے ہیں کہ اب خدا کی کتاب کو ان کے ذریعے جانچا جائے؟

۲۔ جہنم سے متعلق ۱۹ کا عدد تو سامنے آ گیا، لیکن خدا کا عرش اُٹھانے والے آٹھ فرشتوں کے عدد پر کوئی کاوش کیوں نہ کی گئی؟ زمین و آسمان کو ستہ ایام میں بنایا گیا، اس ۶ کے عدد میں بھی کوئی خصوصیت نہیں اور جو دوسرے اعداد قرآن میں ہیں، ان سب کو بیان نہیں کیا جا رہا۔ ۱۹ کی خصوصیت کیوں؟

۳۔ علیها تسعة عشر کا ترجمہ کیا گیا ہے: "اس پر اُنیس ہیں"۔ (قرآن ۷۴: ۳۰)

اور تشریح کی گئی ہے کہ "دوسرے الفاظ میں اگر کوئی شخص پیغمبر پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف یہ جھوٹا الزام تراشے کہ وہ اللہ کی کتاب کے مصنف ہیں تو وہ شخص دوسری چیزوں کے علاوہ اپنے اوپر انیس پائے گا۔ اس کو انیس کے ساتھ حساب چکانا ہوگا" (ص۔۴۰) یعنی آیت میں علیہا کی ضمیر مؤنث کی ہے اور یہاں مجرم آدمی کا ذکر بطور مذکر کیا جا رہا ہے۔ اور یہی صورت دوسرے صفحات پر بھی ہے۔ قرآن میں بات سیدھی سی ہے کہ جہنم کا ذکر کر کے فرمایا اس پر ۱۹ (مقرر) ہیں، یعنی فرشتے (یہاں فرشتوں کے تصور پر اجماع ہے)۔ آپ اسے پورا اسرار معجزہ قرار دے رہے ہیں۔ آخر خدا کے پیغمبر نے قرآن کی صداقت کی اور دلیلیں تو بہت دیں، ایک یہ "دو اور دو چار" جیسی دلیل نہ دی اور نہ اللہ نے بتائی۔

۴۔ کتاب میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس ریاضیاتی معجزے کی وجہ سے قرآن کا مصنف کوئی انسان نہیں ہو سکتا۔ مگر اس عددی انکشاف سے پہلے بھی کوئی انسان مصنفِ قرآن نہ ہو سکتا تھا۔ قرآن میں جو چیلنج مخالفین کو دیا گیا ہے کہ اس جیسی ایک سورت یا ایک آیت ہی بنا لاؤ، تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا ہر سورت اور ہر آیت کے جدا جدا اعداد ۱۹ ہیں؟ نیز کیا قرآن کا اعجاز صرف یہ عددی اعجاز ہے۔ یا یہ کہ اس کا طرزِ کلام، اس کے مخصوص مباحث، اس کی اثر اندازی، اس کی ادبیت، اور اس کی دوسری خصوصیات کی وجہ سے وہ ہمہ تن ایک معجزہ ہے اور کوئی انسانی کلام اس کے معیار کو نہیں پا سکتا، چنانچہ عرب فصحا نے اس چیلنج کا کوئی جواب نہیں دیا۔

۵۔ نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ سے دلالت کی گئی ہے کہ اس نظامِ اعداد کے ذریعے اللہ نے قرآن کی حفاظت کا انتظام کیا ہے۔ حالانکہ بیک وقت کثیر التعداد حفاظ اور قاریوں کا تیار ہو جانا۔ نمازوں میں بار بار قرآن کے مختلف حصوں کا جماعت کے سامنے پڑھا جانا، گھر گھر میں تلاوت ہونا۔ وحی کی تحریری نقول کا ساتھ کے ساتھ تیار ہونا، قرآنی حقائق پر دروس اور مواعظ اور مباحث کا جاری رہنا، نیز عملاً احکام قرآنی کے لفظ لفظ پر معاشرے کے تمام افراد کا کاربند ہونا، حاکموں اور قاضیوں کا اس کے مطابق فیصلے کرنا اور احادیث کا قرآنی مطالب و حقائق کی تفصیل بیان کرنا — کیا یہ سب نظامِ حفاظت نہیں ہے؟

۶۔ کیا وجہ ہے کہ نہ تو جدا جدا حروفِ مقطعات کے مجموعوں کے اعداد لازماً ۱۹ ہیں، نہ سب کی مجموعی تعداد ۲۸ کو ۱۹ سے تقسیم کیا جا سکتا ہے، نہ سورتوں کا معاملہ اس طرح، بلکہ جہاں ضرورت پڑتی

ہے وہاں کچھ اِدھر سے لے کر اُدھر ملا لیا جاتا ہے اور بات بن جاتی ہے۔ اِس طرح کے عجوبے اور بھی ہیں۔ مثلاً ایک وہ مشہور ہے کہ جس میں کوئی بھی بڑے سے بڑا ہندسہ لے کر آپ مخصوص حسابی عمل کریں تو جواب ۹۲ آئے گا۔ (اعدادِ محمّد)

۷۔ اس پوری کتاب کو پڑھتے ہوئے آدمی عددی عجائبات کی بھول بھلیاں سے گذرتا ہے تو کوئی ایسی کیفیت طاری نہیں ہوتی جو اس میں اخلاص، رجوع الی اللہ، توبہ و انابت اور رقت و عاجزی کے انداز پیدا کرے۔ قرآن کے حروف کی گنتی، اس کے لفظوں کا شمار، اس کی کششوں اور مدّوں کا حساب فتحہ، کسرہ اور ضمہ کی تعدادیں، اب اگر ان کاوشوں میں لوگ لگ جائیں تو پھر تحریکِ اسلامی کا چلنا اور انقلابِ اسلامی کا نمودار ہونا تو ممکن ہی نہ رہے گا۔ بس نئی قسم کے تصوف کے گنتی خانے کھل جائیں گے جو ۱۹ دانوں کی تسبیح گھمایا کریں گے۔

آخر میں ہماری گذارش یہ ہے کہ ۱۹ کے اس جدید تحقیق سے پہلے بھی ہمارا قرآن کی صداقت پر مکمل ایمان تھا اور اب بھی ہے، اصل کام یہ ہے کہ قرآن پر عمل کیا جائے اور اسی عمل کی جھلکیاں دوسروں کو اسلام کے قریب لائیں گی، ابجدی اعداد کے کھیل دین کا کوئی حصہ و شعبہ نہیں ہیں۔

اسلام اور جدید دور کے مسائل مولانا محمد تقی امینی۔ ناشر: (ملنے کا پتہ) قدیمی کتب خانہ، مقابل آرام باغ، کراچی ۱۔ مجلد صفحات ۳۴۲ قیمت: /۶۰ روپے

اِس کتاب کو میں نے ذوق و شوق سے پڑھا۔ اس کی اہمیت ایسی ہے کہ بڑی طویل گفتگو کی ضرورت ہے لیکن رسالے کی وادی کی تنگ دامانیاں چونکہ اپنے قلم کی جولانیوں کی تاب نہیں رکھتیں، لہٰذا اجمال ایک مجبوری ہے۔ میں مولانا تقی امینی کی کتابیں پہلے بھی شوق سے پڑھتا رہا ہوں۔ ان کا ایک خاص مقام علماء و مفکرین میں اس بنا پر ہے کہ انہوں نے دورِ جدید کے پیش آمدہ مسائل کے چیلنج کو خوب سمجھا ہے اور اشکالات کے حل کے لیے اجتہاد کا راستہ واضح کیا ہے۔

میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے کہ اجتہاد کی بحثوں اور اس کے طرح طرح کے مفہوموں سے سابقہ رہا ہے اور قدیم طبقوں نے انسدادِ اجتہاد اور جدید طبقوں نے اجتہاد کے نام سے نصوص اور تمام اجماعی سرمایہ قانونیاتِ سلف پر بلڈوزر پھیر کر لادینی مغربیت کے افکار و اطوار کو دین قرار دینے کی فکر کی۔

ان دو انتہاؤں کے درمیان اور بہت سے اجتہادی نظریے سامنے آئے، کسی کا جھکاؤ اُدھر، کسی کا اِدھر مگر وہ چند اہلِ علم جو ایسی بحثوں میں کلام کا استحقاق بھی رکھتے ہیں اور جنہوں نے اجتہاد کی ترازو کے میزان کو برابر کرکے دکھایا ان میں مولانا تقی عثمانی کا ایک مقام ہے۔ وہ نہ نصوص اور کلیات کی حد پھاندتے ہیں نہ معمولی فقہی جزئیات کو دانتوں سے پکڑتے ہیں۔ نہایت مناسب جادۂ اعتدال انہوں نے تلاش کیا ہے۔ لکھتے ہیں:

"مذہبی قانون کی بنیاد ہی عظمت و تقدس پر ہے"...... "اس بنا پر جدید تدوین کی کوئی ایسی آواز قابلِ قبول نہ ہوگی جس سے ان دونوں پر کسی طرح زد پڑنے کا اندیشہ ہو، یا قانون کی تبدیلی کی ذہنیت عام ہونے کا خطرہ ہو" (ص ۵۷)

ایک گروہ جس سے یہ خطرہ ہے، اس کے متعلق چند الفاظ:-

"دراصل یہ لوگ اسلام کا ایک جدید ایڈیشن تیار کرنا چاہتے ہیں، جس کی تقریباً ہر چیز باہر سے درآمد کی گئی ہو" (ص ۷۶)

کتاب کا ایک حصہ جدید مسائل پر بحث اور ان کے بارے میں اجتہادی نکات پر مشتمل ہے۔ ان میں بعض چیزیں محلِ نظر ہیں، بعض کی پوری حقیقت واضح نہیں ہو سکی، متعدد پہلو چھوٹ گئے ہیں اور بعض کا معاملہ گویا سوال ہی کا سا ہے۔ محلِ نظر ہونے سے مراد یہ ہے کہ بغیر کسی جذباتی ہیجان کے ٹھنڈے دل سے غور کیا جائے۔ مثلاً "تعدد ازدواج کی قرآنی اجازت پر وقت کی شرعی حکومت پابندیاں لگا سکتی ہے۔" (ص-۹۸) یا "ذرائع پیداوار تین حصوں میں تقسیم ہوں گے"۔ (۱) اجتماعی ملکیت میں۔ (۲) بتدریج اجتماعی ملکیت میں لیے جانے والے۔ (۳) انفرادی ملکیت میں۔ (ص-۱۶۸) سٹے اور تمسکات اور بیمہ کی بحثیں بھی بہت طویل ہیں اور خلا بھی رکھتی ہیں۔ بیمہ کے سلسلے میں یہ فقرہ کہ زندگی کا بیمہ پس انداز کی ترغیب اور پس ماندگان کو مالی پریشانی سے بچانے کے لیے ہوتا ہے۔" (ص-۱۸۲) حالانکہ بخلاف اس کے سرمایہ دار طبقہ یا بنک بیمہ کی مختلف اسکیموں کا ذریعہ نچلے طبقوں کی محدود آمدنیوں سے چھوٹی بچتیں نچوڑ کر بڑا سرمایہ بناتا ہے اور اس کے بھاری منافعوں کا ایک جزو قلیل بیمہ داروں کی طرف منتقل کرتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ان اداروں کا مطالعہ زیادہ گہرائی میں جاکر کرنا چاہئے اور سرسری طور پر احکامِ شریعت چسپاں نہیں کر دینے چاہئیں۔

حرم سے حرم تک | پاکستان اسٹیٹ آئل ریویو کا خصوصی حج نمبر۔ مرتبہ: شاہ مصباح الدین شکیل۔
ناشر: پاکستان اسٹیٹ آئل کمپنی لمیٹڈ، داؤد سنٹر، مولوی تمیز الدین خان روڈ، کراچی پاکستان۔

ہماری قومی آئل کمپنی کے کارپردازوں کی ہمارے دل میں بڑی قدر ہے کہ ان کے اہتمام سے پہلے سیرتِ احمد مجتبیٰ کی جلد اول شائع ہوئی جو ظہورِ قدسی سے مسجدِ قبا تک کے دور کو محیط ہے۔ شاہ مصباح الدین شکیل نے محبتِ رسولؐ اور اعلیٰ ذوقِ تصنیف اور دلنشیں اردو زبان سے خوب کام لیا اور پھر حسنِ طباعت کے کیا کہنے۔ اس سلسلے میں سیرت پر بہت لٹریچر کمپنی نے مفت تقسیم کیا۔

اب اسی کمپنی کی طرف سے اس کے آرگن کا خصوصی حج نمبر "حرم سے حرم تک" کے عنوان سے سامنے آیا ہے جو شاہ مصباح الدین ہی کے ذوقِ ترتیب و تدوین کا آئینہ دار ہے اور جس کا پیرایۂ آغاز ایک مختصر مگر جامع پیش لفظ جناب میاں محمد فرید مینجنگ ڈائریکٹر پاکستان اسٹیٹ کمپنی کے قلم سے ہے۔ اس عبارت کی اگر تلخیص دے دی جائے تو خصوصی نمبر کی پوری جھلک سامنے آجاتی ہے۔

حرم سے حرم تک کے پہلے حصے میں شاہ مصباح الدین شکیل صاحب نے حرم کی پوری تاریخ اور اس کی عمارت کی تفصیلات اور خصوصاً غلاف کی تاریخ بیان کی ہے۔ حافظ محمد یونس صاحب نے حاجیوں کو حج کے متعلق مشورے دیئے ہیں۔ مناسکِ حج کے متعلق اصطلاحی الفاظ کی تشریح مفتی سعید احمد صاحب نے بہت خوبی سے کی ہے۔ حج کے احکام شاہ بلیغ الدین صاحب نے تحریر فرمائے ہیں اور ضروریاتِ حج کو واضح کیا ہے۔

دوسرے حصے میں حکیم ناصر خسرو، ابن بطوطہ، نواب مصطفیٰ خان شیفتہ، قاضی سلمان منصور پوری، مولانا عبدالماجد دریا بادی، سید ابوالحسن ندوی، مولانا مناظر احسن گیلانی، مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی، جناب شورش کاشمیری، جناب ممتاز مفتی، جناب سلطان رفیع اور چند اور شخصیتوں کے سفرنامہ ہائے حج ہیں۔ جن سے نہ صرف حج کے متعلق رہنمائی ملتی ہے، بلکہ حاضریٔ حرم کی راہ کی مشکلات، ان مشکلات کو عبور کرنے کے لیے بہترین جذبات اور اذکار کی طرف توجہ ہوتی ہے۔

حرم سے حرم تک کو حسبِ ضرورت تصاویر اور نقشوں سے آراستہ کیا گیا ہے۔

ہم سچے دل سے اپنی قومی آئل کمپنی کا یہ علمی و دینی تحفہ بھی قبول کرتے ہیں جو صرف تیل ہی سے کام نہیں رکھتی بلکہ ایمان اور نیکی کے چراغ بھی جلاتی رہتی ہے۔

نونہال - خاص نمبر | صدر مجلس ادارت : حکیم محمد سعید صاحب و مدیر اعلیٰ مسعود احمد برکاتی -
پتہ : ہمدرد نونہال، ہمدرد ڈاک خانہ، ناظم آباد، کراچی ۱۸ - صفحات : ۳۰۴، رنگین ٹائیٹل،
قیمت خاص نمبر ۱۰/- روپے - عام شمارہ : ۵/- روپے، سالانہ ۵۵/- روپے

محترم حکیم محمد سعید صاحب کے مختلف کاموں کو اگر مجسم و منجمد کر کے شیشے کی الماریوں میں سجا دیا جائے کہ ایک عظیم الشان عجائب گھر وجود میں آ جائے گا - ان کے درخت خدمات کی ایک دلکش شاخ بچوں کا رسالہ نونہال ہے - بچوں کو آج اچھی تحریریں آسان زبان اور دلچسپ انداز میں پڑھنے کی ضرورت پہلے سے کئی گنا زیادہ ہے - آج کل والدین کو تو تمدنِ جدید اور معاشی مسئلہ گھروں میں ٹکنے ہی نہیں دیتا - وہ تھکے تھکائے گھر آئیں تو یہاں کے رکے ہوئے کام اور ضرورتِ آرام کا دو طرفہ دباؤ ! بچوں کو کون وقت دے کہ زندگی اور دین اور اخلاق اور سائنس کے مسائل انہیں سمجھائے - جو بچوں کا کچھ حق ادا کرتے بھی ہیں وہ آج کی وسیع ضروریات اور مسائل کے لحاظ سے آٹے میں نمک کی مثال ہیں - بچوں کی زندگیوں میں یہ خلا اگر پُر نہ کیا جائے تو زندگیاں آوارہ و بے مقصد ہو جائیں گی یا اسے غلط موادِ مطالعہ و تفریح سے پُر کیا جائے تو افکار و گفتار اور کردار میں تباہی آ جائے گی - اس آفت کے کچھ نہ کچھ اثرات دیکھے جا سکتے ہیں -

حکیم صاحب اور بعض دوسرے حضرات جو بچوں کے لیے اچھی ذہنی غذا کی فراہمی کا اہتمام کرتے ہیں وہ بہت بڑی دینی اور قومی خدمت انجام دیتے ہیں - نونہال میں بچوں کی نفسیات کو ملحوظ رکھ کر تفریحی تحریریں، جدید ایجادات کی معلومات، سبق آموز کہانیاں، حضور اکرم کی سیرت کی جھلکیاں، صحت و تندرستی سے متعلق رہنمائی، انسائیکلو پیڈیا کے عنوان سے سوالوں کے معلومات افزا جواب، معلوماتِ عامہ، مخلوقِ خداوندی کے عجائبات، لطائف، پہیلیاں، جغرافیہ، نظمیں، سائنسی مشغلے، قلمی دوستی وغیرہ قسم کا مواد جمع ہے - روبوٹ کی جدید ترین باتیں ہیں، گلیور اور بونوں کی داستان درج ہے - آخر میں مشکل الفاظ کے معانی ہیں -

ابن انشا مرحوم، شان الحق حقی، میرزا ادیب، پطرس بخاری، فیض لدھیانوی، علی ناصر زیدی اور دوسرے لکھنے والوں کے اور ارکانِ ادارہ کے خامہ ہائے گل افشاں نے خاص نمبر میں پھول ہی پھول بکھیر دیئے ہیں -

اقرار کرتا ہوں کہ میں خود بھی نونہال کا مطالعہ کرتا ہوں -

اسلام اور محمدؐ پر بہتانات از پروفیسر ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ (پی۔ایچ۔ڈی) جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ۔ ناشر: محمد زید ملک اے/۲۰۸، نیو مسلم ٹاؤن، لاہور، پاکستان۔ ۹۶ صفحات، دبیز آرٹ پیپر کا ٹائیٹل۔ قیمت نامعلوم۔

مستشرقین مسلمانوں کے خلاف حروبِ صلیبیہ کا ایک مستقل محاذ قائم کیے ہوئے ہیں۔ ان کی طرف سے اسلام اور پیغمبرِ اسلام پر حملہ ہائے بے محابا تو ہوتے ہی رہتے ہیں، لیکن ایک فن ان کا یہ ہے کہ مختلف تحریروں اور کتابوں میں وہ نگارشات کے پھول اور علمی حقائق کے جواہر بکھیر کر ان کی آڑ میں بارودی سرنگیں بچھا دیتے ہیں۔ ان سرنگوں کے پھٹنے پر بے شمار مسلمانوں کے ایمان اور ضمیر اور کردار مجروح ہو جاتے ہیں۔

ملک صاحب، مؤلفِ کتاب ہٰذا نے انسائیکلو پیڈیا بریٹانیکا کی ایک جلد میں سے ۲۴ ایسے مقامات نکالے ہیں، جہاں الزامات اور غلط بیانیوں سے کام لیا گیا ہے۔

کام کا یہ نیا راستہ ہے اور اس پر چل کر ملک صاحب نے جو حقائق اور حوالے جمع کیے ہیں، وہ بصیرت افروز اور اذیت ناک ہیں۔ خدا ان کو جزا دے۔ مستشرقین کے بارے میں تو کسی عظیم الشان ادارے کو کام سنبھالنا چاہیئے۔

اُردو ڈائجسٹ کا ضیاء الحق شہید نمبر بہ ادارت جناب الطاف حسن قریشی۔ دفتر: اُردو ڈائجسٹ۔ ۲۱، ایکرٹ اسکیم، سمن آباد، لاہور ۲۵۔ صفحات ۲۵۰ سے زاید۔ قیمت فی شمارہ ۱۵/- روپے۔

ہمارے محترم دوست الطاف حسن قریشی نے پچھلے بیس پچیس سالوں میں پاکستان کے ہر شعبۂ زندگی کی اہم شخصیتوں کے انٹرویو حاصل کر کے ان کے ذہنوں اور کرداروں کی تصویریں ہمارے سامنے رکھیں۔ صدر ضیاء الحق شہید کے ۱۱ سالہ دور میں وہ ان سے ہر اہم مرحلے پر ملے اور تمام خاص مواقع پر انٹرویو حاصل کیے اور ذاتی رابطہ اتنا گہرا رہا کہ آج وہ ضیاء الحق شہید کی شخصیت اور کردار کے متعلق ایک گواہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ الطاف صاحب صداقت شعار دوست ہیں۔ انہوں نے ایک گفتگو میں فرمایا کہ میں نے ان کو ہر قسم کے حالات میں دیکھا اور ہر موضوع پر باتیں کیں، اعتراضات کیے، وضاحتیں

طلب کیں، مگر میں نے کسی لمحے یہ محسوس نہیں کیا کہ یہ شخص اسلام کے نام کو مفاد کے لیے استعمال کر رہا ہے۔ الطاف صاحب نے خود جو کچھ دیکھا، سانحہ بہاول پور کا جو نقشہ سامنے آیا۔ جنازے کا جو منظر نگاہوں سے گذرا، ان پہلوؤں کو انہوں نے بڑے حُسنِ بیان سے پیش کر دیا ہے۔ اپنے لیے ہوئے چار انٹرویوز بھی پیش کر دیئے ہیں۔ شہید کے غیر ملکی دوروں کی روئیداد، ان کی تقاریر، شرقِ اوسط میں ان کے اثرات جیسے موضوعات کے علاوہ بہت سے بلند پایہ اہلِ قلم کے نثر پارے اور منظوم تاثرات، نیز ڈائجسٹی ضرورت کے بعض ہلکے پھلکے مضامین بھی شامل ہیں۔

اس نمبر کے لیے الطاف حسن قریشی اور ان کے پورے ادارے کو مبارک باد!

قومیت اور وطنیت جناب پروفیسر محمد سلیم۔ ناشر: ادارہ تعلیمی تحقیق، تنظیم اساتذہ، پاکستان ۸۔ اے ذیلدار پارک اچھرہ، لاہور۔

قومیت اور وطنیت شیطان کے ایسے دو حربے ہیں کہ ان کے ذریعے وہ انسانوں کے ہاتھوں انسانوں کو لقمۂ ظلم بنواتا ہے۔ سید صاحب نے اس مختصر پمفلٹ میں اس فتنے کے دورِ جدید میں ابھار کا تذکرہ حوالوں سے کیا ہے۔ قوم پرستی کے عطیات مغرب میں کیا تھے، پھر مشرق میں ثمرات کیا نکلے، پھر ترکی قومیت اور عرب قومیت کے زہریلے شگوفوں کا ذکر، بھارت میں مسلم اقلیت کا حال، قومیت کے سینگوں پر مغربی استعمار کس طرح کھڑا ہوا، اور آخری بڑے حصۂ تحریر میں مثبت طور پر اسلام کا نقطۂ نظر واضح کیا ہے۔

آخر میں ضمیمے بہت ہی مفید ہیں۔ پہلا ہے مختلف ملکوں میں پائی جانے والی زبانوں اور نسلوں کے متعلق، بہت جامع نقشہ ہے۔ دوسرا ہے ملکوں اور حکومتوں کی صورت گری میں مذہب کی کارفرمائی۔ بعد کے ضمیمے سندھ سے متعلق ہیں۔ مثلاً سندھ میں کون کب آیا؟ وہاں سے کون کب گیا؟ سندھ میں بولی جانے والی زبانیں، سندھی زبان سندھ سے باہر۔

مختصر پمفلٹ میں اتنا کچھ! ادبی روایت صادق آتی ہے کہ چاول کے دانے پر سورۂ یٰسٓ کی لکھائی۔